احیائے دین کی جدوجہد

تحریر: سیف اللہ مغل حافظ آبادی

قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے آخری کامل اور محفوظ دین اللہ پاک کا نازل کردہ دین ''دین اسلام'' ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام﴾ بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ اسلام کا بنیادی عقیدہ کلمہ طیبہ (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ) میں موجود ہے جو کہ اللہ کی توحید اور محمد ﷺ کا پاکیزہ طریقہ زندگی جس کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے۔'' ان دونوں چیزوں پر عمل پیرا ہونا دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے اور ان سے پہلو تہی کرنا دنیا و آخرت میں ناکامی اور بربادی کا ذریعہ ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ پستی ذلت وخواری کی وجہ اکثر مادی اسباب کی کمی بیان کی جاتی ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی یہ زبوں حالی اللہ پاک کی ناراضگی اور اللہ پاک کی مدد سے محرومی کا نتیجہ ہے۔ اللہ پاک کی مدد مسلمان کے ساتھ غیر مشروط نہیں بلکہ مشروط ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾ [آل عمران: ۱۳۹] ''اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو گے۔''

اب پوری دنیا کے مسلمانوں پر نگاہ دوڑائی جائے اور معلوم کیا جائے کہ کتنے فیصد مسلمان ایمان والوں کی بنیادی حفاظت واعمال سے محروم ہیں اور اللہ پاک کی واضح منع کی ہوئی اور حرام کردہ چیزوں میں ملوث ہیں کیا ایسے طرز زندگی پر ہی ہم دنیا میں غلبہ اسلام کی امید لگائے بیٹھے ہیں اور کیا دنیا میں مسلمانوں کی کوئی ایسی اجتماعی کوشش ہے جو خالص کتاب وسنت کی بنیاد پر امت مسلمہ میں اہل ایمان کی بنیادی صفات کو زندہ کرنے کیلئے سرگرم عمل ہے۔

دین دار طبقے میں بھی اکثر مایوسی کی فضا ہے جس سے دین سے دوری اور بڑھتی جا رہی ہے جو کہ اہل دین وملت کیلئے زبردست لمحہ فکریہ ہے۔ کیا ہمیں ان حالات میں مایوس ہو کر بیٹھ جانا چاہیے کہ یہ کشتی کے دھارے پر بہتے بہتے کسی کنارے سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے اور پتہ تب چلے جب اس قادر مطلق کے دربار

میں پیش ہو اور ناکامی اور خسرانِ سامنے نظر آ رہی ہو اور واپسی کی کوئی صورت نہ ہو یا ابھی سے ہمیں احیائے دین کی جدوجہد کیلئے میدانِ عمل میں اترنا ہے اور ارکان اسلام کو زندہ کرتے ہوئے اور حضرت محمد ﷺ کے سنت اعمالِ کو گروہی تعصبات سے بالاتر ہو کر زندہ کرنے کی محنت کو ایک وسیع تر نقل وحرکت کے ذریعے وجود میں لانے کیلئے اپنے جان و مال اور اوقات کو ایک خاص نظم کے تحت استعمال کرنا ہے۔

دنیا میں بہت سی جگہوں سے اتحاد اتحاد کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں لیکن جب قریب ہو کر دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ چند وقتی مسائل اور مفادات کی خاطر یہ نعرہ بلند کیا جا رہا ہے۔ شخصیات یا علاقوں کی بنیاد پر چلنے والی تحریکیں نہ عالمی ہوسکتی ہیں اور نہ ہی امتِ مسلمہ میں پائیدار اتفاق واتحاد کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ قرآن وسنت اور دورِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جب گہرائی سے مطالعہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں اور آپ ﷺ کے تربیت یافتہ اصحاب رضی اللہ عنہم حتیٰ کہ تابعین اور تبع تابعین کے زمانے کا ہر ہر مسلمان نہ صرف دین سیکھ کر اس پر عمل کر رہا تھا بلکہ دین کی دعوت و اشاعت میں مصروف تھا جس کے نتیجے میں سو فیصد مسلمان اور ارکان اسلام کو پورا کرنے والے حقوق العباد کو ادا کرنے والے اور منکرات سے بچنے والے تھے۔

گزشتہ گیارہ بارہ صدیوں میں دین سے غفلت اور سستی آتی چلی گئی اور بڑھتی چلی گئی کہ 95 فیصد سے زیادہ لوگ نماز روزہ سے بے پرواہ ہو کر حلال وحرام کی پرواہ کیے بغیر مال ودولت اور حکومت واقتدار کے حصول کے نشے میں مست دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ افراد امت کی محنت کا رخ دنیا سے آخرت کی طرف مال سے اعمال کی طرف اور مخلوق سے خالق کی طرف ہو جائے ان مقاصد کے حصول کیلئے دعوت وتبلیغ کے نام سے اصلاحِ احوال امت کے کام کا آغاز اللہ پاک نے اپنے چند بندوں سے کروا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہفتہ وار اجتماعات۔ مسجد وار مسجد کے مضافات میں دعوت الی اللہ کا کام کرنے والی جماعتیں بنانا، تین دن اس دن مہینہ دو مہینہ کے اوقات کی جماعتیں بنا بنا کر قرب و جوار اور دور دراز کے شہروں میں جانا مساجد میں درس قرآن و حدیث سے اعمال کا شوق بڑھانا جیسے اعمال سے دینی زندگی کے عدمِ احیا کیلئے جدوجہد کی جا رہی ہے اور اللہ پاک اس طریقہ کار سے کام کرنے سے بڑی بڑی کامیابیاں دکھا رہے ہیں۔ یقیناً پاکستان میں اور پوری دنیا میں مسلمان کسی نہ کسی انداز میں کام کر رہے ہیں اور وہ اس بات کے بھی متمنی ہیں کہ خالص کتاب وسنت کی بنیاد پر جماعتوں کی شکل میں اپنے اوقات فارغ کر کے مساجد کی آبادی اور اعمال مساجد کے زندہ کرنے کی محنت وجود میں آجائے اور اللہ پاک نے فضل فرمایا ہے کہ اس محنت کا آغاز کر دیا گیا ہے۔